عبدالرسول قادر بلوچ

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی

برصغیر پاک و ھند میں سر زمین سندھ وہ خوش نصیب خطہ ھے ، جس کو " باب الاسلام " ھونے کا شرف حاصل ھے - یہ وہ خطۂ ارض ھے جو پہلی صدی ہجری یعنی خیر القرون ھی میں اسلام اور مسلمانوں کی آمد گاہ بنا - صحابہ کرام ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کی آمد سے یہ خطۂ ارض ، اسلام کے نور سے روشن ھوتا رھا ھے -

ایک روایت ھے کہ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ صحابہ کو سندھ بھیجا تھا ، جو رسول اللہ کا دعوت اسلام کا خط لے کر آئے تھے ۔ وہ صحابہ کرام سند کے گاؤں نیرون (حیدرآباد) میں تشریف لائے - وھاں چند آدمیوں نے اسلام قبول کیا - پھر دو صحابہ سندھی میزبانوں کو ساتھ لے کر واپس چلے گئے اور تین صحابہ سندھ میں تبلیغ دین کے سلسلے میں رھے جو اھل سندھ کو اسلام کی دعوت دیتے رھے - [1]

ایک اور روایت ھے کہ " ھند اور سندھ میں رسول اللہ کے پچیس صحابۂ کرام تشریف لائے " - [2]

آگے چل کر جب ۹۳ ہجری میں محمد بن قاسم سندھ آئے ، تو ان کے ساتھ اور بعد میں عرب کے لوگ بھی تجارت اوردعوت اسلام کے سلسلے میں سندھ آتے رھے اور سندھ کے باشندے بھی دینی اور تجارتی سلسلے میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے رھے ھیں - اسی سلسلے میں سندھ کے عظیم محدث

---

[1] بیاض ھاشمی قلمی بحوالہ شرکت فتاوی[1] نمبر ، سکھر ص ۱۰ علامہ قاسمی -

[2] فقہائے ہند ، محمد اسحاق بھٹی ج ۱ ص ۱۰

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کا خاندان " حارث " بھی سندھ میں آیا ۔

حسب و نسب اور ولادت

مخدوم محمد ہاشم کے والد کا نام عبدالغفور تھا اور " پھنور " برادری سے تعلق رکھتے تھے ۔ تحفۃ الکرام کی تحقیق ہے کہ " پھنور " حضرت حارث کی اولاد سے ہیں ۔ [۳]

مخدوم صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا نسب نامہ ان کی عربی کتاب " الشفاء فی مسئلۃ الرا " میں اس طرح ہے " محمد ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمٰن[۱] بن عبداللطیف بن عبدالرحمٰن[۱] بن خیر الدین السندی البتورائی ثم بہرامپوری ثم التتوی " ۔ [۴]

اگرچہ مخدوم محمد ہاشم کے والد عبدالغفور کا تعلق " سیوستان " کے علما سے تھا ، لیکن آب و دانہ کی کشش سے وہ سیوستان کو خیرباد کہہ کر سندھ ہی میں لاڑ کی طرف بٹھورے میں سکونت پذیر ہوئے ، جہاں مخدوم صاحب کی ولادت ہوئی ، آپ کی ولادت بٹھورے میں ، ۱۰ ربیع الاول ۱۱۰۴ ہجری (۱۶۹۲ء) کو ہوئی ۔ بچپن ہی سے سعادت اور علمی روشنی کی کرنیں ان کی جبیں سے عیاں تھیں ، خاندان اور ماحول بھی خالص علمی تھا ۔ ان کی والدہ بھی پرہیزگار اور والد بھی اہل علم تھے ۔ اس طرح مخدوم صاحب کا بچپن علم کی گود میں گزرا ، اور صاف ستھرا اور بہترین ماحول انھیں میسر آیا ۔

مخدوم صاحب کا شجرہ نسب یہ ہے ۔ [۵]

خیر الدین السندی الحارثی
|
عبدالرحمٰن[۱]

---

[۳] تحفۃ الکرام فارسی ، علی شیر قانع ٹھٹھوی جلد ، ۱ ۔ ص ۵۵

[۴] مقالات الشعرا فارسی ، علی شیر قانع ، حاشیہ راشدی ص ۸۲۱

عبد اللطیف
|
عبد الرحمٰن
|
عبد الغفور
|
مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی

- عبد اللطیف
  - محمد ابراھیم
    - عبد اللطیف
      - عبد الغفور
      - عبد اللّٰہ امید
- عبد الرحمٰن
  - محمد

مخدوم صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے شروع کی ۔ قرآن حکیم ، فارسی ، صرف و نحو اور فقہ کی کتابیں انہی سے پڑھیں ۔ اسکے بعد ٹھٹھہ میں مخدوم محمد سعید سے عربی کی متوسطات کی تعلیم حاصل کی ۔ بعد میں مخدوم ضیاء الدین ٹھٹھوی سے تحصیل حدیث کی اور مروّجہ نصاب مکمل کیا۔ ۹ سال کے عرصے میں فارسی اور عربی علوم کی تحصیل سے فارغ ہوئے ۔ [۵] اسی دوران (۱۱۱۳ھ ، میں) آپ کے والد عبدالغفور کا انتقال ھوا ۔ [۶] اگرچہ مخدوم صاحب کو مزید علم حدیث و تفسیر میں کمال حاصل کرنے کا اشتیاق تھا ، لیکن

---

[۵] تکملہ مقالات الشعرا ، مخدوم ابراھیم خلیل ٹھٹھوی ص ۲۰

[۶] تاریخ کلھوڑا اردو ، مولانا غلام رسول مہر ، ج ۲ ص ۹۹۳

وہ سعادت آپ نے ١١٣٥ھ میں سفر حرمین شریفین کے دوران میں حاصل کی ، جب کہ وھاں کے مشہور محدثین کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا ـ مخدوم صاحب کے اساتذہ کے مختصر حالات یہ ھیں ـ

١ ـ مخدوم عبدالغفور :ـ یہ بزرگ مخدوم صاحب کے والد اور ابتدائی استاد تھے ، انھوں نے ١١١٣ھ میں بٹھورو میں وفات پائی اور وھیں دفن ھوئے ـ [7]

٢ ـ مخدوم محمد سعید :ـ ان کی زندگی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ھوسکا ـ تاھم جو کچھ پتا چلا ھے ، وہ یہ ھے کہ ان کا شمار ٹھٹھہ کے ممتاز علماء میں ھوتا تھا ـ ان سے مخدوم صاحب نے متوسط کتابیں پڑھیں ـ

٣ ـ مخدوم ضیاءالدین :ـ یہ بزرگ شہاب الدین سہروردی کی اولاد میں سے تھے ـ ١٠٩١ ھ میں ٹھٹھہ میں پیدا ھوئے ـ جیدعالم ھونے کے باوجود راہ فقر کے سالک اور منکسرالمزاج تھے ـ ١١٧١ھ میں ٨٠ برس کی عمر میں فوت ھوئے ـ [8] انھوں نے بنیادی سندھی میں عقائد اسلام پر ایک کتاب لکھی تھی ، جس کو " ضیاالدین جیی سندھی " کہا جاتا ھے ـ اس کے علاوہ مخدوم محمد معین ٹھٹھوی بھی ان کے استاد تھے ، لیکن مقدمہ "بذل القوۃ" عربی میں مخدوم معین کو ان کے ھمعصر علما میں شمار کیا گیا ھے ـ

مخدوم محمد ھاشم جب ١١٣٥ھ میں حرمین شریفین کے سفر پر گئے ، تو وھاں مشہور محدثین اور معروف اساتذہ سے علم حدیث میں اسناد حاصل کیں ـ ان کے مختصر کوائف یہ ھیں ـ

٤ ـ شیخ عبدالقادر مکی :ـ یہ بزرگ مکۃ المکرمہ میں حنفی مفتی تھے ـ " فتاوی قادریہ " ان کی یادگار ھے ـ ١١٣٨ھ میں وفات پائی ـ

٥ ـ شیخ عبد بن علي :ـ ان کا تعلق مصر سے تھا ـ بڑے

---

[7] مقدمہ بناءالاسلام سندھی ، فقیراسماعیل ٹھٹھوی ،ص ٣٢

[8] تحفۃ الکرام اردو ، علی شیر قانع ، مترجم اختر رضوی ، ص ، ٦٩١

عالم اور محدث تھے - ان کا سالِ وفات ۱۱۳۸ھ ھے -

۶ - شیخ ابوطاہر مدنی :- ان سے مخدوم صاحب نے سندِ حدیث حاصل کی تھی - یہ وہ محدث ھیں ، جن سے شاہ ولی اللہ نے بھی اکتسابِ علم کیا تھا - ان کا سالِ وفات ۱۱۴۵ھ ھے -

۷ - شیخ علی بن عبدالملک دراوی :- بڑے عالم اور فاضل تھے - ان کا سنِ ارتحال بھی ۱۱۴۵ھ ھے - [۹]

سفرِ حرمین شریفین

مخدوم صاحب کی عمر جب ۳۱ سال ھوئی ، تو سفر حرمین کے لیے ٹھٹھہ سے روانہ ھوئے - ان کے سفر حرمین کا اصل مقصد حج ادا کرنے کے ساتھ ، علم حدیث و تفسیر کی مکمل تحصیل تھا - مخدوم صاحب نے مکی اور مدنی علما سے علمِ حدیث تجوید اور تفسیر میں استفادہ کیا - آپ نے اپنی کسی کتاب میں تحریر کیا ھے (اور سندھ میں بھی اہل علم میں مشہور ھے) کہ " مخدوم صاحب کو ۱۲ رجب ۱۱۳۶ھ جمعہ کی شب کو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ھوا - [۱۰]

مخدوم صاحب کے ہم عصر شاہ ولی اللہ دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) نے بھی سفر حرمین کے دوران ایسے مشاہدات وفیوضات کا ذکر " فیوض الحرمین " میں کثرت سے کیا ھے - [۱۱]

مخدوم صاحب کے سفر حرمین کا تذکرہ " رچرڈ برٹن " نے ان الفاظ میں کیا ھے " انھوں نے ھندوستان اور عربستان کا سفر کیا - عربی اور فارسی زبانوں میں اچھی طرح عبور تھا ، فقہ کی بھی مہارت حاصل کی - کہتے ھیں کہ سفر حج کے دوران انھوں نے عیسائی پادریوں سے کتنے ھی مناظرے کیے اور عیسائیت کے خلاف رسائل بھی تحریر کیے"- [۱۲]

---

[۹] مقدمۂ بذل القوۃ عربی ، مخدوم امیر احمد عباسی ص ، ۷

[۱۰] اخبار الوحید سندھ آزاد نمبر ۱۹۳۶ء ،طبع دوم ص ، ۳۳

[۱۱] فیوض الحرمین ، شاہ ولی اللہ دھلوی ص ۸۱ - ۸۳

[۱۲] سندھ ؛ سندھو ماتھری ،رچرڈ برٹن ،مترجم حسیف صدیقی ص ۷۹

رچرڈ برٹن کا یہ اقتباس نہایت قیمتی اور وزن دار ہے کہ خود عیسائی مؤرخ بھی مخدوم صاحب کی علمیت اور حقانیت کا اعتراف کر رہا ہے ۔

سلسلۂ طریقت اور مرشد

مخدوم صاحب ظاہری علوم کی تحصیل کے بعد روحانیت کی طرف متوجہ ہوئے ۔ پہلے ٹھٹھہ کے مشہور بزرگ ابو القاسم نقشبندی (متوفی ۱۱۳۸ھ) کی خدمت میں تلقینی کے لیے عرض گزار ہوئے ۔ نقشبندی بزرگ نے فرمایا کہ " میرے سامنے مریدوں کی صورتیں پیش کی گئی ہیں ، ان میں آپ کی صورت نہیں ، اس لیے آپ قادری سلسلے کے بزرگ سیّد سعد اللّٰہ سورت بندر کے پاس جائیں ۔ وہاں آپ کو خرقۂ خلافت حاصل ہو گا ۔ [۱۳] آپ جب ۱۱۳۶ھ میں سفر حرمین سے واپس لوٹے توؔ سورت بندر میں روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لیے سیّد سعد اللّٰہ قادری (متوفی ۱۱۳۸ ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ وہاں چند ماہ عبادت و ریاضت میں مشغول رہے ۔ خرقۂ خلافت اور سند اجازت حاصل کر کے ماہ صفر ۱۱۳۷ ھ میں اپنے وطن ٹھٹھہ واپس تشریف لے آئے ۔ [۱۴]

درس و تدریس اور شاگرد

مخدوم صاحب تحصیل علم کے بعد ٹھٹھہ سے اپنے اصلی گاؤں بٹھورو میں واپس آئے ۔ چونکہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا ، اس لیے آپ بٹھورو کے قریب " بہرام پور " گوٹھ میں سکونت پذیر ہوئے ۔ وہاں آپ نے دینی تعلیم ، درس و تدریس اور اشاعتِ دین کا سلسلہ شروع کیا اور بدعات کے خلاف مصروفِ جہاد ہوئے ، مگر اس گاؤں کے پیروں فقیروں کو آپ کی نصحتیں اور شریعت کی پابندی کے احکام راس نہیں آئے اس لیے مخدوم صاحب نے اس گاؤں کو خیرباد کہہ کر ٹھٹھہ

---

[۱۳] تکملہ مقالات الشعرا فارسی ، ابراھیم خلیل ، ص ۴۵

[۱۴] الوحید سندھ آزاد نمبر ، ص ۳۳

میں مستقل رهائش اختیار کی ۔ [۱۵] ٹھٹھہ میں آنے کے بعد انھوں نے وهاں " مدرسۂ هاشمیه " کی بنیاد رکھی اور رات دن درس و تدریس اور اشاعت دین میں مصروف و مشغول هو گئے ۔ چند دنوں میں ان کی تدریسی مساعی کی شهرت دور دور تک پہنچ گئی ۔

اور طالب علم اپنی تشنگی دور کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے ۔ مخدوم صاحب کا مدرسه ٹھٹھہ کے مرکز میں واقع تھا ۔ قال اللّٰہ اور قال رسول اللّٰہ کی صدائیں ٹھٹھہ اور تمام سندھ میں گونجنے لگیں ۔ مخدوم صاحب عام درس و تدریس کے علاوہ روزانه عصر کے بعد اپنی مسجد میں حدیث کا درس بھی دیتے تھے ، جس میں عوام اور خواص شامل ہوتے تھے اور ہر جمعة کو جامع خسرو (مسجد دابگران) میں محفلِ وعظ منعقد کرتے تھے ۔ آپ نے یه تمام سلسلے آخر دم تک جاری رکھے ، جس سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہوئے ۔

ان کے مدرسے اور طریقِ درس نے بڑی شہرت حاصل کی ۔ انھوں نے تمام زندگی خدمت علم میں صرف کی اور بہت سے لوگوں نے ان سے استفادہ کیا ۔ ان کے شاگردوں کی مکمل فہرست دستیاب نہیں ہو سکی ، البتہ چند مشہور شاگردوں کے نام یه ہیں ۔

۱ ۔ مخدوم عبدالرحمٰن :۔ یه مخدوم صاحب کے بڑے فرزند اور عالم دین تھے ۔ والد کی وفات کے بعد جونا گڑھ چلے گئے تھے ۔ تقریباً ۱۱۸۱ھ میں ان کا انتقال ہوا ۔ [۱۶]

۲ ۔ مخدوم عبداللطیف :۔ یه بھی ان کے فرزند اور صاحبِ تصانیف عالم بنے ۔ باپ کی وفات کے بعد "مدرسه هاشمیه" کو جاری رکھا ۔ سندھ کے حاکم محمد سرفراز کلھوڑا کے دور میں ۱۱۸۷ھ کو قاضی مقرر ہوئے ۔ [۱۷]

۳ ۔ مخدوم عبدالخالق ٹھٹھوی :۔ یه بزرگ مخدوم صاحب

---

[۱۵] الوحید سندھ آزاد نمبر ، ص ۳۳

[۱۶] تحفة الکرام اردو ، ص ۶۹۶

[۱۷] ایضاً ، ص ۶۹۷

کے ممتاز شاگرد اور مرید تھے ۔ " مدرسة ہاشمیة " میں نائب معلم اور استاد تھے ۔ انھوں نے " مطلوب المومنین " کے نام سے ایک رسالہ سندھی زبان میں لکھا تھا ۔ [18]

۴ ۔ ابو الحسن صغیر مدنی :۔ ان کا اصل نام غلام حسین بن محمد صادق نقشبندی تھا ۔ ٹھٹھہ سے ہجرت کر کے مدینۂ منورہ چلے گئے تھے ۔ صاحبِ تصنیف عالم تھے ۔ مدینۂ منورہ میں ۱۱۸۷ ھ میں وفات پائی ۔

۵ ۔ فقیر اللہ علوی :۔ ان کا خاندان جلال آباد کے قریب حصارک میں رہتا تھا ۔ علم حدیث کی سند انھوں نے مخدوم صاحب سے حاصل کی ۔ انھوں نے ۱۱۵۰ ھ میں شکار پور سندھ میں سکونت اختیار کر لی تھی ۔ صاحبِ تصنیف عالم تھے ان کی وفات ۱۱۹۵ ھ میں شکارپور میں ہوئی ۔

علاوہ ازیں سیّد شمیر مٹیاروی ، مخدوم نور محمد نصر پوری اور مخدوم عبداللہ مندرو بھی مخدوم صاحب کے شاگردانِ رشید ہیں ۔ [19] یہ بزرگ بھی صاحبِ علم و قلم تھے اور نہایت پرہیز گار ۔ !

دینی خدمات اور شریعت کی پابندی

مخدوم صاحب نے پوری زندگی دینی خدمت ، شریعت کی پابندی اور قرآن حکیم کی تعلیم عام کرنے میں وقف کر دی تھی ۔ اس اہم کام میں ان کو بہت ہی دشواریوں کا مقابلہ بھی کرنا پڑا ، لیکن ہرحال میں پہاڑ کی طرح مضبوط ، پُراعتماد اور متوکل علی اللہ رہے ۔ علی شیر قانع نے لکھا ہے کہ " اہل سنت و جماعت کی تقویت اور دین متعین کی رسوم کے احیا میں اپنی نظیر آپ تھے ۔ اس زمانے میں ان کی کوششوں سے ایسے بڑے بڑے کارنامے سرانجام پائے جو دینِ حق کی تقویت کا سبب بنے ۔ انکی مساعئ جمیلہ سے صدھا ذمی کافر مشرف بہ ایمان ہوئے ۔ یہ نادر شاہ بادشاہ اور احمد شاہ ابدالیؒ جیسے فرماں روایان وقت سے خط وکتابت

---

[18] سندھ جی ادبی تاریخ ، محمد صدیق میمن ، ج ۱ ۔ ص ۱۶۱

کی راہ کھلی رکھتے تھے اور ان کی درخواستوں پر تقویت دین کے متعلق خاطر خواہ احکام جاری ہوتے اور خوبی کے ساتھ عمل میں آیا کرتے تھے ۔ غرض ان کا وجود ایک سرمایہ تھا [۲۰]

مخدوم صاحب نے دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لیے جو بھرپور کوششیں کی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں ۔ انھوں نے نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کو بھی ان کے ظلم و استبداد کے خلاف خطوط لکھے اور ان کو دین کا پیغام پہنچایا ۔ [۲۱]

مخدوم صاحب نے سندھ کے والی غلام شاہ کلہوڑو سے رابطہ قائم کر کے ، ان سے بھی شرعی احکام کے سلسلے میں ایک فرمان جاری کروایا ، جس میں سرکاری عملدار مخدوم صاحب کے ساتھ معاونت کے ذمہ دار رہے ۔ اس فرمان میں مندرجہ ذیل احکام درج تھے ۔

" اس حکومت کے کارکنوں کو معلوم ہو کہ جناب مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کے شرعی فیصلے جاری کرنے کی کوششیں کریں ۔ عاشورہ میں ماتم ، تابوت و بدعات وغیرہ سے منع کریں ۔ نشہ آور اشیا کے پینے اور فروخت پر پابندی لگائیں عورتوں کو اکیلا قبرستانوں اور باغیچوں وغیرہ میں جانے سے روکا جائے ۔ کسی کی وفات پر گریہ و زاری سے منع کریں ۔ مسلمانوں کو سنتِ نبوی کے مطابق یک مشت ڈاڑھی سے کم رکھنے اور لمبی مونچھیں رکھنے پر پابندی عائد کی جائے ۔

مذکورہ بالا احکام کے لیے عملدار سختی سے کام لے کر ان کی پابندی کرائیں ، اور ان احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دیں تاکہ رعایا میں کوئی شخص غیر شرعی کام نہ کر سکے ۔ اس کے علاوہ نماز ، روزہ اور دیگر عبادات کے لیے تاکید کی جائے ۔ ان احکامات کی بجاآوری میں انحراف نہیں ہونا چاہیے ۔ [۲۲]

---

[۱۹] سندھی بولی جی لسانی جاگرافی، ڈاکٹر غلام علی الآنا ص ۳٦

[۲۰] تحفۃ الکرام اردو ، ص ٦۹٦

[۲۱] مقدمۃ بناء الاسلام سندھی ، فقیر اسماعیل ٹھٹھوی ، ص ۲۸

اس فرمان کے جاری ہونے کے بعد کیا ردِّعمل ہوا ؟" سندھ کی ادبی تاریخ " میں مرقوم ہے کہ : " پروانہ ملنے کے بعد مخدوم صاحب نے ٹھٹھہ اورگرد و نواح کے رہنے والے مسلمانوں کو اسلامی اصولوں اور شریعت کے قوانین پر چلنے کیلئے مجبور کیا ۔ ٹھٹھہ اور گرد و نواح میں سب بدعتیں بند ہو گئیں ۔ خانقاہوں اور اتاروں سے ڈنڈے کونڈے اور سرکلیان گم ہو گئے اور غیرآباد مسجدیں دوبارہ آباد ہوگئیں ۔ [۲۳]

مخدوم صاحب نے یہ فرمان جاری کرا کے ایک ایسا انقلاب برپا کیا ، جس سے بے دین اور گمرہ لوگ دیندار اور ہدایت یافتہ بن گئے ۔ ہزاروں انسان شریعت پر عمل کر کے نیک اور پرہیز گار بنے ۔ معاشرہ بہت اچھا اور صالح ہو گیا ۔

حسام الدین راشدی لکھتے ہیں : " اس وقت ٹھٹھے میں ہر آدمی باجماعت مسجد میں نماز ادا کرتا تھا اور ہر آدمی گھر میں اکیلے نماز پڑھنے کو عیب جانتا تھا ۔ یہ مخدوم صاحب کے انقلابی فرمان کا اثر تھا ۔ [۲۴]

حقیقت یہ ہے کہ مخدوم صاحب ایک مصلح اور انقلابی رہنما تھے ۔ انقلاب لمبی چوڑی باتیں کرنے سے نہیں آتا ، بلکہ عملی جدوجہد ، تقریر و تحریر ، علم و قلم اورقربانی دینے اور جان کی بازی لگانے سے آتا ہے ۔ مخالفت کے طوفانوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے ۔ مخدوم صاحب انقلاب سے وہ انقلاب مراد لیتے ہیں ، جس سے اللہ اور رسول کے احکام جاری ہوں ، شریعت کی پابندی اور قرآن و سنت پر عمل ہو ، آدمی غلط اعمال کو چھوڑ کر اعلیٰ اقدار و اخلاق اختیار کریں ۔

مخدوم صاحب اس انقلاب کے حامی نہیں تھے ، جس میں لوٹ مار ، فتنہ و فساد ، افراتفری اورملک میں بےچینی وبدامنی

---

[۲۲] الوحید سندھ آزاد نمبر ، ص ۳۲ ، اصل فرمان فارسی میں ہے ۔

[۲۳] سندھ جی ادبی تاریخ ، محمد صدیق میمن ، ج ۱ ص ۱۵۲

[۲۴] ڳالھیون ڳون وٹن جون ، سیّدحسام الدین راشدی ، ص

پیدا ہو ـ یہ تو سراسر ظلم اور جہالت ہے ـ مخدوم صاحب تو آدمیوں میں پاکیزگی ، خوفِ خدا ، عشقِ رسول اور ملک میں امن و سلامتی اور خوشحالی کے خواہاں تھے ـ

مخدوم صاحب نے دینِ متین کی سربلندی اور احیا کے لیے وہ عظیم خدمت کی اور وہ بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ، جس سے اِس وقت بڑی بڑی جماعتیں ، ادارے اور خود حکومتیں بھی مصلحت کی وجہ سے عاجز نظر آرہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ قادر و قدیر ہے ـ اس دور میں بھی مخدومؒ صاحب کے اصلاحی انقلاب کی ضرورت ہے ـ

اس دینی و اصلاحی انقلاب کی تحریک کے بعد یہ لازمی امر تھا کہ مخدوم صاحب کی انفرادی یا اجتماعی طور مخالفت شروع ہو ، چنانچہ ایسا ہی ہوا ـ لیکن مخالفت کرنے والے اپنے مقصد میں ناکام رہے ـ " الوحید " میں ہے : " مخدوم صاحب کی اس شرعی تحریک کی چند آوارہ مزاج لوگوں نے مخالفت کی، مگر نتیجہ اسکے برعکس نکلا ، یعنی کہ میاں غلام شاہ کلہوڑو کی جانب سے مخدوم کو ٹھٹھے کا قاضی القضاۃ کا عہدہ دیا گیا ـ اس لیے مخالفوں کی طاقت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا ـ یہ تو عام لوگوں کی مخالفت تھی ، لیکن اس وقت کے بعض بڑے بڑے صوفی مثلاً مخدوم محمد معین ٹھٹھوی (کہا جاتا ہے کہ انھوں نے شاہ ولی اللہ دہلوی سے علمی استفادہ کیا تھا) نے بھی مخدوم صاحب کی بعض مسائل میں مخالفت کی ـ علامہ معین اور مخدوم صاحب کے درمیان داڑھی کتروانے اور محرم میں ماتم کرنے پر حجتیں ہوئیں ، لیکن اس کا علامہ معین کے حق میں اچھا نتیجہ نہیں نکلا ـ مخدوم صاحب نے شرعی احکام کی پابندی پر اتنا زور دیا کہ وضو اور غسل کے لیے بھی شرعی مقدار میں پانی استعمال کرنے کا حکم دیا اور پورے وزن کے لوٹے بنوائے جن کو اس زمانے میں "ہاشمی کوزہ" کہا جاتا تھا" ـ [۲۵]

---

[۲۵] الوحید سندھ آزاد نمبر ، ص ۳۳

یہ دنیا فنا کا مکان ہے ۔ بقا صرف باری تعالیٰ کی ذات کو ہے ۔ ہر چیز کو فنا ہونا ہے ۔ مخدوم صاحب بھی دین کی خدمت کرتے ہوئے اس دنیا سے انتقال کر گئے ان کا انتقال جمعرات ٦ رجب سنہ ۱۱۷۴ ھ (فروری ۱۷٦۱ء) کو ٹھٹھہ میں ہوا ۔ [٢٦]

مخدوم صاحب ٹھٹھہ کے قریب کوہ مکلی پر دفن کئے گئے۔ مخدوم صاحب کے خاندان کے لوگ وہیں مدفون ہیں ۔ رچرڈ برٹن لکھتے ہیں " وہ بھی ایک ولی اللہ مانے جاتے ہیں ۔ ان کا مکلی پر مزار ہے جو اپنے ہم وطنوں کیلئے ایک زیارت کی جگہ ہے ۔ [٢٧] ہمارے دور کے دو عالم اوردانشور شیخ عبدالمجید سندھی اور سیّد حسام الدین راشدی بھی آپ کے قرب و جوار میں مدفون ہیں ۔ مخدوم صاحب کی وفات پر متعدد شعراء نے مرثیے اور تاریخی سالِ وفات کے قطعات تحریر کیے ۔ ان میں سے چند سالِ وفات کے فقرے یہ ہیں ۔

محمد رفیع ٹھٹھوی :۔

" در جوار مصطفیٰ ماوائی یافت "

محمد پناہ " رجا " ٹھٹھوی :۔

" بھشتش دار ایزد منزل جاہ "

غلام علی بیگ ٹھٹھوی :۔

" طائرقدس بفردوس محمد ہاشم "

غلام علی مداح ٹھٹھوی :۔

" کہ ۔ انہ دخل الجنۃ ۔۔ ست سالِ وصال "

محمد رفیع ٹھٹھوی :۔

" گل شد مشعلِ دین رسول " [٢٨]

---

[٢٦] مناقب مخدوم محمدھاشم قلمی، مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوی ص ۲

[٢٧] سندھ ۔ سنۃ و ماتزری ، رچرڈ برٹن ، ص ۷۹

[٢٨] مقدمہ بذل القوۃ عربی ، مخدوم امیر احمد ، ص ۳۷ ، ۳۹

مخدوم صاحب بہترین سیرت اور اونچے اخلاق کے مالک تھے متقی ، پرہیزگار ، عابد و زاہد اور بے ریا شخصیت کے حامل تھے ۔ ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت میں گزار دی ۔ نیکی کے اجرا اور برائی سے روکنے اور دین کی تبلیغ و اشاعت میں ہمیشہ ھمہ تن مصروف رہے ۔ اکثر خاموش رہتے ، مستقل مزاج ، صابر متوکل علی اللہ مگر بارعب اور علمی وقار کے حامل تھے ، شرعی معاملات میں کسی کا پاس و لحاظ نہ کرتے ۔ کبھی لالچ ، طمع ، خوف اور رشتے داری نے ان کو حق بات کہنے سے باز نہیں رکھا ۔ جاہل صوفیوں کی بدعات و خرافات کا قلع قمع کرنا ان کا اہم مشغلہ تھا ۔ کسی سے ذاتی مفاد کی امید نہیں رکھتے تھے ۔ جو کام کیا وہ اللہ اور رسول کی اطاعت اور دین کی خاطر کیا ۔ سرتاپا عمل تھے ۔

خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را

اولاد

مخدوم صاحب کے دو فرزند تھے ایک مخدوم عبدالرحمٰن[1] ، اور دوسرے مخدوم عبداللطیف ۔

مخدوم عبدالرحمٰن[1] :۔ یہ آپ کے بڑے فرزند تھے جو علم فقہ میں مہارت و بصیرت رکھتے تھے ۔ والد کی وفات کے بعد جونا گڑھ چلے گئے تھے ۔ جہاں تقریباً ۱۱۸۱ ھ میں ان کا انتقال ہوا ۔ " حبات العاشقین " کتاب ان کی یادگار ھے ۔

مخدوم عبداللطیف :۔ یہ مخدوم صاحب کے چھوٹے فرزند اور مدرسہ و درگاہ ھاشمیہ کے جانشین ہوئے ۔ انھوں نے اپنے آبائی مدرسہ ھاشمیہ میں درسِ حدیث کا سلسلہ قائم رکھا ۔ ۱۱۸۷ ھ میں محمد سرفراز کلہوڑو کے لشکر میں منصبِ قضا پر مامور ہوئے ۔ وفات کے بعد مخدوم صاحب کے قریب دفن ہوئے ۔ مخدوم عبداللطبف بھی صاحب تصانیف تھے ۔ ذب ذباب اللبیب " عربی میں ان کی مشہور تصنیف ھے ، جو سندھی ادبی بورڈ نے

شائع کی ھے ـ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند مخدوم ابراھیم (عرف مولیڈنہ) مدرسۃ ھاشمیہ کے مدرس و معلم ھوئے ـ لیکن زمانے کے انقلاب نے ان کو مڈئی بندر کچھ میں جا پہنچایا ـ جہاں ۱۲۲۵ ھ میں ان کا انتقال ھوا ـ اب بھی ان کا مقبرہ زیارت گاہِ عوام و خواص ھے ـ [۲۹] مخدوم ابراھیم بھی صاحب قلم و قرطاس تھے ـ عربی اور فارسی میں اکیس کتب تحریر کیں ـ اردو کے شاعر تھے ـ تکملہ مقالات الشعرا میں یہ اردو شعر ان کی طرف منسوب ھے ـ

آج تیرے نین نے مسجد میں
ھوش لوٹا ھے ھر نمازی کا [۳۰]

مخدوم ابراھیم کا ایک فرزند ھوا ، جس کا نام عبداللطیف ثانی رکھا گیا ـ یہ بھی صاحبِ کمال بزرگ اور عالم دین تھے ـ عبداللطیف ثانی کے دو فرزند ھوئے ـ
(۱) عبدالغفور ـ (۲) عبداللّٰہ امید ـ
مخدوم عبدالغفور بھی بڑے عالم اور عربی و فارسی کے بہترین شاعر تھے ـ " حجم ذیغ العیون " ان سے یادگار ھے ـ
مخدوم عبداللّٰہ امید عالم و فاضل اور شاعر تھے ـ تکملہ مقالات الشعرامیں یہ فارسی شعر ان کی طرف منسوب ھے ـ

جان بے قالب درین عالم رسیدن مشکل است
طائر روح سبک روحان پریدن مشکل است [۳۱]

اندازاً ۱۳ صدی ہجری کے آخر میں آپ کی وفات ھوئی ـ

مخدوم عبداللّٰہ امید کے بعد مخدوم محمدھاشم کےخاندان میں ایک فرد کا نام ملتا ھے ، جن کا نام غلام محمد یا غلام احمد تھا ، جو ۱۳۱۲ ھ تک زندہ تھے ـ انھوں نے مخدوم صاحب کی چند عربی کتابیں دھلی سے شائع کرنے کیلئےبھجوائیں تھیں [۳۲] اس کے بعد مخدوم صاحب کی نسل سے نرینہ اولاد کا سلسلہ منقطع ھو گیا ـ البتہ چند سال ھوئے کہ مخدوم صاحب کے خاندان سے ایک خاتون ٹھٹھہ کے میاں عبدالرحیم عقیلی کے

---

[۲۹] مونس المخلصین فارسی ، عبداللّٰہ جان سرھندی ص ۱۱۳
[۳۰] تکملہ مقالات الشعرا ، ابراھیم خلیل ،ص ۴۹ [۳۱] ایضاً ص ۵۲

گھر میں تھیں ، جن کا انتقال ہو گیا ہے ۔ [۳۳] اس روایت کی تصدیق ٹھٹھہ کے موجودہ مفتی مخدوم عبدالرحمٰن مہتمم " مدرسہ عثمانیہ مجددیہ " نے بھی کی ۔ دو سال ہوئے کہ خود مفتی صاحب نے راقم سے فرمایا ۔

" تقریباً دو سو سال کے بعد مخدوم صاحب کے نسب کا سلسلہ علم و ادب کی خدمت کرتا ہوا ختم ہوگیا ۔ بقا صرف باری تعالیٰ کی ذات کو ہے ۔ اللہ بس باقی ہوس " ۔

ہمعصر علماء و شعراء

مخدوم صاحب کا دور (۱۱۰۴ ھ ۔ ۱۱۷۴ ھ) علمی و ادبی دور تھا ۔ اس دور کو " سنہری دور " کہا جاتا ہے ۔ اس دور میں ٹھٹھہ علمی و ادبی لحاظ سے بغداد ، قرطبہ ، مصر اور دمشق کا ہمہ پایہ شہر تھا ۔ انگریز سیاح ہئملٹن نے کہا ہے کہ " ٹھٹھہ شہر میں چار سو دارالعلوم موجود ہیں ، جن میں ہزارہا طالب علم رات دن تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہیں ۔ [۳۴]

مخدوم صاحب کے دور میں علم و ادب اور دینِ اسلام کا عروج تھا ۔ سندھ کے ہر قصبے اور گاؤں میں عملی محفلیں اور ادبی مجلسیں جمتی تھیں اور بہت سے مکاتب و مدراس قائم تھے ، جن میں علما و شعرا ، علمی ، ادبی اور دینی خدمات انجام دیتے تھے ۔

مخدوم صاحب کے دور میں اور ان سے کچھ بعد ایک طرف صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی (متوفی ۱۱۶۵ ھ) مخدوم عبدالرؤف بھٹی (متوفی ۱۱۶۶ ھ) علی شیر قانع ٹھٹھوی (متوفی ۱۲۰۳ ھ) علم و ادب کی ذحمت میں مشغول تھے ، تو دوسری طرف مشہور عالم و فاضل مخدوم محمدقائم مدنی (متوفی

---

[۳۲] فرائض الاسلام عربی ، مخدوم محمد ہاشم ، مطبوعہ دہلی آخری صفحہ ۔

[۳۳] مقدمہ بناءالاسلام ، فقیر اسماعیل ، ص ۲۱

[۳۴] مقدمہ تحفۃ الکرام ، حسام الدین راشدی ، ص ۲۰

۱۱۵۷ ھ) مخدوم محمد حیات مدنی (۱۱۶۳ ھ) مخدوم عبدالرحمٰن کھڑائی متوفی (۱۱۳۵ ھ) مخدوم اسماعیل پریالوی (متوفی ۱۱۷۴ ھ) سیّد محمد بقا قادری (متوفی ۱۱۹۸ ھ) ابوالحسن کبیر مدنی (متوفی ۱۱۳۹ ھ) ابوالحسن ڈاھری (متوفی ۱۱۸۱ھ) درس و تدریس اور تصنیف تالیف میں مشغول نظر آتے تھے۔ [۳۵]

تصنیفات و تالیفات

مخدوم صاحب کی پوری زندگی دین اسلام کی خدمت کے لیے وقف تھی ۔ درس و تدریس ، وعظ و نصیحت ، فتوٰی نویسی کے علاوہ تصنیف و تالیف میں بھی آپ کا قلم سیل رواں کی طرح چلتا رہا ۔ تقریباً ۳۵۰ کتابیں مختلف موضوعات پر تحریر کیں ۔ [۳۶] مخدوم صاحب کی عربی کتابیں " جامعہ الازہر " مصر میں پڑھائی جاتی تھیں ۔ [۳۷]

مخدوم صاحب نے شب و روز کی زندگی کا نظام الاوقات مقرر کر رکھا تھا ۔ چوبیس گھنٹوں میں ہر کام کیلئے علیحدہ علیحدہ وقت مقرر تھا ۔ درس و تدریس کیلیے علیحدہ ، کتابوں کی تصنیف و تالیف کیلئے علیحدہ اور عبادت الٰہی کے لئے علیحدہ وقت مقرر تھا ۔ [۳۸]

ابراھیم خلیل تحریر کرتے ھیں کہ " سبحان اللہ ! ان بزرگوں کی ھمت کتنی بلند تھی ۔ اتنی کتابیں تصنیف کرنا بھی مشکل کام ھے ۔ ان کے ہاتھ اور قلم میں کون سی طاقت تھی کہ آپ اتنا کام کر گئے ھیں ؟ حق یہ ھے یہ سب کچھ ازلی فیض ، اللہ تعالٰی کی مہربانی اورکرم سے ھوا ھے ۔ [۳۹]

---

[۳۵] مقدمۃ بذل القوۃ عربی ، مخدوم امیر احمد ص ۵۲ ۔ ص ۷۶

[۳۶] ایضاً ص ۱۱ ۔ تاریخ کلہوڑا ، ص ۹۹۳

[۳۷] سندھو ، ڈاکٹر عبدالجبار جونیجو ، ص ۶۱

[۳۸] الوحید سندھ آزاد نمبر ، ص ۲۳

[۳۹] تکملہ مقالات الشعرا ، فارسی ، ص ۴۳

سندھ کے نامور اسکالر سیّد حسام الدین راشدی نے بڑی جاں فشانی سے حروفِ ہجا کی ترتیب سے مخدوم صاحب کی تصنیفات کی فہرست مرتب کی ھے ، جس میں سردست ۱۲۰ کتابوں کے نام درج ھیں ۔ یہ سب کتابیں عربی ، فارسی اور سندھی میں ھیں ۔ ان میں سے اکثر قلمی اور کچھ مطبوعہ ھیں ۔ ذیل میں وہ فہرست پیش کی جاتی ھے تاکہ مخدوم صاحب کے علمی کمال کی جھلک قارئین کے سامنے آ جائے ۔

ا

۱ ۔ اصح الاسانید	عربی
۲ ۔ اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر	عربی
۳ ۔ اصلاح مقدمة الصلوٰة	سندھی
۴ ۔ ارشاد الظریف	
۵ ۔ اساس المصلی	عربی
٦ ۔ اجادة النجدة	

ب

۷ ۔ البیاض الجامع فی اقوال الفقھاء	عربی
۸ ۔ بذل القوة فی حوادث سنی النبوة	عربی
۹ ۔ بناء الاسلام	سندھی
۱۰ ۔ الباقیات الصالحات فی ذکر الازواج المطہرات	فارسی
۱۱ ۔ بسط البردہ لناظم البردہ	عربی

۱۲ ۔ تنقیح اللام فی النھی عن قرأة الفاتحة خلف الامام	عربی
۱۳ ۔ تتھیم حاشیہ خیالی	عربی
۱۴ ۔ تحفة الغازی مجمع المغازی	
۱۵ ۔ تصحیح المدرک فی ثبوت اسلام الذی بقولہ انا مثلک	عربی
۱٦ ۔ تمام العنایة فی الفرق بین صریح الطلاق و الکنایة	عربی
۱۷ ۔ تحفة الا خوان فی منع شرب الد خان	فارسی
۱۸ ۔ تہذیب الاصلاح فی تنویر المصباح	

١٩ - تحریر کبیر فی الرد علی من اعترض علی الحافظ ابن تیمیه عربی
٢٠ - تحفة المساکین الی جناب الامین عربی
٢١ - تحفة المسلمین فی تقدیر مہور امہات المومنین فارسی
٢٢ - تحفة التائبین سندھی
٢٣ - تحقیق اللام فی الرد علی من نفی صحة الاسلام عربی
٢٤ - التحفة الهاشمیه فی شرح القصیدة القاسمیة عربی
٢٥ - تحقیق الملک فی ثبوت اسلام عربی
٢٦ - التحفة المرغوبة فی عدم کراهة الدعاء بعد المکتوبة عربی
٢٧ - تفسیر سورة الکهف عربی
٢٨ - تفسیر سورة الملک و النون عربی
٢٩ - ترصیح الدة علی درهم الصرة عربی
٣٠ - تحفة العلماء عربی
٣١ - تفسیر هاشمی سندھی
٣٢ - تهذیب الکلام
٣٣ - تفسیر القرآن عربی
٣٤ - تحفة القاری بمجمع المقاری عربی

ث

٣٥ - ثمانیة قصائد صغار فی مدح النبی المختار عربی
٣٦ - ثنائیات مؤطا امام مالک عربی
٣٧ - ثلاثیات الا ثار بمحمد بن الحسن عربی
٣٨ - ثلاثیات صحیح البخاری عربی
٣٩ - ثلاثیات المعجم الصغیر للطبرانی عربی

ج

٣٠ - جنات النعیم فی فضائل القرآن الکریم عربی
٣١ - جمع الیواقیت فی تحقیق المواقیت فارسی

ح

٣٢ - حدیقة الصفا فی اسماء المصطفی عربی
٣٣ - حیات القلوب فی زیارة المحبوب فارسی

۴۴ ـ حيات القارى فى اطراف البخارى عربى
۴۵ ـ حيات الصائمين فارسى
۴۶ ـ الحجة القوية عربى
۴۷ ـ حلاوة الفم بذكر جوامع الكلم عربى
۴۸ ـ الحصن المنوع عما اورد علىٰ من ادرج الحديث الموضوع عربى
۴۹ ـ الحجة القوية فى مسئلة القطع بالافضلية عربى
۵۰ ـ حاشية برتفسير هاشمى عربى
۵۱ ـ الحجة الجلية فى حكم كراهة سورالا جنبية عربى
۵۲ ـ حمل السلاح علىٰ معاند الاصلاح

خ

۵۳ ـ خلاصة البيان فى القرآن عربى

د

۵۴ ـ درهم الصدة فى وضع اليدين تحت السرة عربى
۵۵ ـ دستور الفرائض
۵۶ ـ ذريعة الوصول الىٰ جناب الرسول فارسى

ر

۵۷ ـ رسالة فى المنع عن الماتم فى ايام عاشورة
۵۸ ـ رسالة فى تعداد وجوه القرأة الجبارية فى لفظ الان عربى
۵۹ ـ رسالة فى جمع وجوده القرأة الجارية فى آية سورة البقرة عربى
۶۰ ـ رسالة فى تحقيق اتباع المجتهد اوالعمل بظاهر الحديث فارسى
۶۱ ـ رسالة فى ذكر افضل كيفيات الصلوٰة على النبى سندهى
۶۲ ـ رسالة فى موعظة باحوال القبر و مابعده سندهى
۶۳ ـ رسالة فى كيفية مسح الرأس عربى
۶۴ ـ رسالة فى تعداد و جوده القرأة الجارية فى قوله تعالىٰ حتىٰ اذا استيئس الرسل عربى

٦٥ – رسالہ فی شرح قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمار بن یاسر — عربی

٦٦ – رسالہ فی الجواب عما کتب بعض الافاضل فی الجواب عنہا — عربی

٦٧ – رسالہ فی صغری تقدیر صدقۃ الفطر — عربی

٦٨ – رسالہ فی ان سباب النبی ان اسلم لایسقط عنہ القتل ولکان کافرا — عربی

٦٩ – رسالہ فی الحکم بالاسلام علی الذمی النندرام — عربی

٧٠ – رسالہ فی تحقیق اسانید حدیث اقتلو الساحرو للساحرۃ — عربی

٧١ – رسالہ فی تقدیر الوضوء و الغسل بموازین بلدۃ التتہ — فارسی

٧٢ – رسالہ سندیۃ رفی ترجمۃ الدعائین — سندھی

٧٣ – رفع الخفا عن مسئلۃ الرا ء — عربی

٧٤ – رسالہ در ذبح شکار

٧٥ – رفع الغین عن مسئلۃ الجمع بین العمتین — عربی

٧٦ – فرع الغطا عن مسئلۃ جعل العمامۃ تحت الرداء — عربی

٧٧ – رفع النصب لتکثیر الشہدات فی المغرب — عربی

٧٨ – راحۃ المومنین — سندھی

٧٩ – رشف الزلال فی تحقیق الزوال — فارسی

٨٠ – رسالہ فی وجوہ القرأۃ روان من اہل الکتاب

٨١ – رسالہ فی مسئلۃ السُکر

٨٢ – الرحیق المختوم فی وصل اسانید العلوم

٨٣ – روضۃ الصفا فی اسماء المصطفیٰ

ز

٨٤ – زاد الفقیر — سندھی

٨٥ – زاد السفینۃ فی اسامی المدینۃ — فارسی

٨٦ – السیوف القاہرہ علی سابہ الخمسۃ الطاہرۃ — عربی

٨٧ – السیف الجلی علی ساب النبی — عربی

٨٨ – سفینۃ السالکین الی بلد اللہ الا مین — فارسی

٨٩ – السنۃ النبویۃ فی حقیقۃ القطع الافضلیۃ

٩٠ ـ الشفاء الدائم عن اعتراض القائم — عربی
٩١ ـ الشفا فی مسئلة الراء — عربی
٩٢ ـ شفاء الجناب لاهل الصدق والایقان — عربی
٩٣ ـ شد النطاق فیما یلحق من الطلاق — عربی

ط

٩٤ ـ الطراز المُذهّب فی ترجیح الصحیح من المذهب
٩٥ ـ الطریق الاحمدیه — عربی

ع

٩٦ ـ عین الفقه

غ

٩٧ ـ غنیة الظریف بجمع المرویات و التصانیف — عربی
٩٨ ـ غایة النیل فی اختصار الاتحاف الذیل — عربی

ف

٩٩ ـ فاکهة البستان — عربی
١٠٠ ـ فتح الغفار لعوالی الاخبار — عربی
١٠١ ـ فتح القوی فی نسب آباء النبی — فارسی
١٠٢ ـ فتح الکلام فی کیفیة اسقاط الصلوة والصیام — فارسی
١٠٣ ـ فتح العلی فی حوادث سنی نبوة النبی — عربی
١٠٤ ـ فتح العلاف بموازین السبعة من الاوقاف — عربی
١٠٥ ـ فرائض الاسلام — عربی
١٠٦ ـ فرائض الایمان — عربی
١٠٧ ـ الفصل المبین — عربی
١٠٨ ـ فیض الغنی فی جواز نکاح البالغة بدون
اذن الولی — عربی
١٠٩ ـ فیض الغنی فی تقدیر صاع النبی — فارسی

ق

۱۱۰ ـ القول الانور فی حکم لبس الاحمر	عربی
۱۱۱ ـ اقول المعجب	عربی
۱۱۲ ـ قال اقول	
۱۱۳ ـ قوة العاشقین	سندهی

ک

۱۱۴ ـ کشف الغطاعمایحل و یحدم من النوح والبکا	عربی
۱۱۵ ـ کشف الدین عن مسئلة رفع الیدین	عربی
۱۱۶ ـ کشف المرزعن وجوة الوقف الهمز	عربی
۱۱۷ ـ کشف الستر فی تقدیر صدقة الفطر	
۱۱۸ ـ کحل العین	عربی
۱۱۹ ـ کفایت القاری	عربی

ل

۱۲۰ ـ اللؤ لؤ المکنون فی تحقیق مدالسکون	عربی

م

۱۲۱ ـ مظهد الانوار	عربی
۱۲۲ ـ معیار النقاد فی تمیز المغوش من الجیاد	عربی
۱۲۳ ـ مناسک الحج	
۱۲۴ ـ مفتاح الصلٰوة	
۱۲۵ ـ مدالباع الی لنحرید الصاع	عربی
۱۲۶ ـ موهبة العظیم فی ارث حق مجاورة الشعر الکریم	
۱۲۷ ـ مقدمة الصلٰوة	فارسی
۱۲۸ ـ المنکب الی تکثیر التشهدات فی صلٰوة المغرب	
۱۲۹ ـ مدح نامه سدهـ	فارسی

ن

۱۳۰ ـ نورالعینین فی اثبات الاشارة فی التشهدین	عربی
۱۳۱ ـ النور المبین فی جمع اسماء البدیین	عربی
۱۳۲ ـ نتیجة الفکر فی تحقیق صدقة الفطر	فارسی

١٣٣ – النفحات الباهرة في جواز القول بالحمسة الطاهرة فارسی

١٣٤ – نور البصائر ذيل اتحاف الاكابر عربی

١٣٥ – نظم الجواهر بذيل اتحاف الاكابر عربی

و

١٣٦ – الوصية الهاشمية

١٣٧ – وسيلة الغريب الٰى جناب الحبيب فارسی

١٣٨ – وسيلة القبول فی حضرت الرسول عربی

١٣٩ – وسيلة الفقير الى اسماء البشير والنذير فارسی

١٤٠ – هذا المنكب الى تكثير التشهدات ـــه[20] عربی

---

[20] ـــه رساله سه ماہی مہران سندھی ، جنوری – جون ١٩٨٠ء
صـــ – ١١٣